

شرح : اب نہ محبوب کی طرف سے وصال کی خوشخبری آتی ہے نہ اس کے حسن و جمال کے نظارے کا کوئی موقع ہے۔ انہیں دو باتوں پر چشم و گوش میں کشمکش رہتی تھی۔ دیدار نصیب ہوتا تو کالوں کو شکایت پیدا ہوتی۔ وصال کی نوید ملتی تو آنکھیں گلہ کرتیں۔ دونوں باتیں نہ ہونے سے آنکھوں اور کالوں کے درمیان صلح کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ نہ ایک کو شکوے کا موقع باقی نہ دوسرے کو گلے کا۔

۳۔ شرح : شراب کے نشے نے اُس محبوب کو شرم و حجاب سے بے نیاز کر دیا ہے، جسے ہر لحظہ آرائش کا خیال رہتا ہے۔ اے شوق ! اس حالت میں ہوش و حواس گم کر دینا اور ضبط و قرار کے بند ٹوٹ جانا بالکل جائز ہے اور اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

۴۔ لغات۔ عقد : ہر

شرح : گوہر بیچنے والے نے موتیوں سے جو ہار تیار کیا، وہ حسینوں کی گردن میں پڑا تو قابلِ رشک نظارہ پیدا ہو گیا۔ دیکھیے، گوہر بیچنے والے کا ستارہ کتنی بلندی پر ہے !

بلندی اس لیے کہا کہ ہر حسینوں کی گردن میں پہنچ گیا جو ہر حال ایک بلند مقام ہے۔ رشک کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ گوہر فروش نے جو ہار تیار کیا، وہ خود حسینوں کو پہنایا، گویا اس کے ہاتھ ان کی گردنوں میں حائل ہوئے اور عاشق اس کے لیے ہمیشہ ترستے رہتے ہیں۔

۵۔ شرح : محبوب کے تصور کی محفل بھی ایک شراب خانہ ہے، مگر ایسا، جس میں کوئی منگامہ اور کوئی ہاؤ ہو نہیں۔ اس شراب خانے میں دیدار کی شراب ملتی ہے، حوصلہ ساقی گرمی کا کام انجام دیتا ہے اور رنگا ہیں مست رہتی ہیں۔

مطلب یہ کہ تصور میں بھی محبوب کا دیدار نصیب ہوتا ہے، جتنا کسی